السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایسا روزہ دار جو مسافر ہو یا مقیم اور روزہ کے ناقابل برداشت ہو جانے پر اس کو سنت کے مطابق روزہ کھول لینا چاہیئے یا سورج غروب ہو جانے کا انتظار کرنا چاہیے۔ نیز اگر روزہ افطار کرنے کے لیۓ کوئی چیز نہ ملے تو کیا ایسی صورت میں اس کے لیۓ صرف نیت کے ذریعے افطار کرلینا کافی ہوگا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سفر کی حالت میں روزہ رکھنا جائز ہے اور یہ روزہ چھوڑنے سے بہتر ہے، جب کہ یہ تکلیف کا باعث نہ ہو۔

مگر ایسی تکلیف جو روزے دار کو اس کے کاموں سے روک دے اور وہ کسی دوسرے شخص سے مدد لینے پر مجبور ہو جائے تو علماء کی اکثریت کا فیصلہ یہ ہے کہ ایسی حالت میں روزہ کھول دینا افضل ہے۔ جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ فتح کے دوران کیا۔ آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا یہاں تک کہ آپ کو بتایا گیا کہ لوگوں کے لیۓ روزہ نبھانا سخت مشکل ہو رہا ہے تو آپ نے روزہ کھول دیا اور صحابہ کرام کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی روزہ کھول دیں تاکہ ان کے اندر دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیۓ قوت پیدا ہو جائے۔

اگر کسی مسافر نے حالت سفر میں روزہ چھوڑ دیا اگرچہ وہ تکلیف کی حالت میں نہ بھی ہو تو یہ اس کے لیۓ جائز ہے اور اگر اس کو کھانے پینے کی کوئی چیز نہ ملے تو صرف افطار کی نیت کرلینا ہی اس کے لیۓ کافی ہوگا لیکن ایسی حالت میں اس کو روزہ کھولنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے جو سورج غروب ہونے پر کھانے پینے کی کوئی چیز حاصل نہیں کر سکا تو اس کے لیۓ محض افطار کی نیت کرلینا ہی کافی ہوگا اس طرح روزہ کی نیت ختم ہو جائے گی۔ اور وہ افطار کرنے والوں میں شامل ہو جائے گا پھر جب اس کو کھانے پینے کی کوئی چیز مل جائے، کھا لے۔ اور یہ خیال رہے کہ افطاری میں حتی الوسع جلدی کرے کیونکہ اللہ کے محبوب ترین بندے وہ ہیں جو افطاری میں جلدی کرتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے:

(لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر)

''لوگ اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الصیام

صفحہ: 94

محدث فتویٰ